REGD - E.P. NO 861

رجسٹرڈ ای پی نمبر ۸۶۱

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- صلاح الدین ملک ایم - اے

اسسٹنٹ ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری

شرح چندہ سالانہ چھ روپے — ممالک غیر ۷½ روپے — فی پرچہ ۲ / ۰

تواریخ اشاعت ۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

جلد ۵ | ۷ / تبلیغ ۱۳۳۵ ہش ۲۰ / جمادی الثانی ۱۳۷۵ھ - ۷ / فروری ۱۹۵۶ء | نمبر ۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تاریخ وار اطلاعات حسب ذیل ہیں:-

ربوہ - ۲۴ / جنوری فرمایا "طبیعت ابھی تک خراب ہی ہے"۔

۲۵ / جنوری - فرمایا "صحت اچھی ہے"۔ الحمد للہ۔

۲۶ / ۲۷ / تا ۳۰ / جنوری "طبیعت اچھی ہے"۔ الحمد للہ۔

۳۱ / جنوری تا ۲ / فروری "صحت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب اپنے مقدس آقا کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں ٭

ارجنٹائن کے سفیر مقیم انگلستان کی خدمت میں انگریزی ترجمہ قرآن کا تحفہ

لنڈن مسجد میں سفیر موصوف کی آمد

اہلِ ارجنٹائن کی اسلام میں بڑھتی ہوئی دلچسپی کا اظہار

لنڈن ۴ / جنوری۔ آج امام مسجد لنڈن مکرم مولود احمد خاں صاحب نے لنڈن مسجد کی ایک مختصر سی تقریب میں سفیر ارجنٹائن کی خدمت میں انگریزی ترجمۃ القرآن کا تحفہ پیش کیا۔ سفیر موصوف اہلِ ارجنٹائن کی اسلام میں بڑھتی ہوئی دلچسپی کا اظہار کرنے کی غرض سے امام مسجد لنڈن سے ملاقات کرنے کے لئے تشریف لائے تھے۔ قرآن مجید کا تحفہ پیش کرتے ہوئے مکرم امام مسجد لنڈن نے سفیر موصوف کو بتایا کہ قرآن مجید کا ایک ایک لفظ اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہاماً نازل ہوا ہے خدا تعالیٰ کا اس کے متعلق یہ وعدہ ہے کہ یہ ہمیشہ ہمیش کے لئے من وعن محفوظ رہے گا۔ اس میں کسی قسم کی تحریف نہ ہو سکے گی۔ اس کی بے مثل تعلیم بنی نوع انسان کو روحانی اخلاقی اور دنیوی اختلاط و تشتت سے محفوظ رکھنے کی ضامن ہے۔

سفیر موصوف نے قرآن مجید کا تحفہ قبول کرتے ہوئے جماعت احمدیہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور امام مسجد لنڈن کی تقریر کو سراہتے ہوئے انہیں یقین دلایا۔ کہ وہ پوری توجہ اور انہماک کے ساتھ اس کا مطالعہ کرنے کی سعادت حاصل کریں گے۔

بعدہٗ امام مسجد لنڈن نے سفیر موصوف اور ان کے سیکرٹری کی خدمت میں چائے پیش کی۔ اور اس طرح یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

آسمانی تحفہ

(از محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

جماعت احمدیہ کے مرکز قادیان سے قریب ہی امرتسر میں ۷ / فروری ۱۹۵۶ء سے آل انڈیا کانگرس سیشن منعقد ہو رہا ہے۔ نظارت دعوت و تبلیغ قادیان کی طرف سے ایک دو ورقہ ٹریکٹ بعنوان "آسمانی تحفہ" اردو ہندی۔ گورمکھی اور انگریزی زبانوں میں شائع کیا گیا ہے۔ چونکہ بدر کا یہ پرچہ بھی خاص اُسی تاریخ پر شائع ہو رہا ہے اس لئے اس کی مناسبت سے اس مضمون کو بھی درج اخبار کیا جا رہا ہے۔ امید ہے کہ سنجیدگی سے پڑھنے والے ہر شخص کو اس سے روحانی راہنمائی حاصل ہوگی۔ (ایڈیٹر)

اے میرے ہم وطن بھائیو! آزادی ملنے کے بعد ہم سب ملک کی ترقی و مضبوطی اور دنیا کے گوشہ گوشہ میں "ہند" کی "جے" پکارنے کی تجاویز سوچنے اور منصوبے اختیار کرنے کے لئے خاص کوشش کر رہے ہیں۔ یہ خدا کا فضل ہے کہ اب ہمیں آزادانہ طور پر سوچنے اور کام کرنے کا موقعہ اور سہولت حاصل ہے۔ اور مغربی طاقتیں جو ہماری آزادی اور ترقی کی راہ میں حائل تھیں۔ اب بہت حد تک اپنا اقتدار کھو چکی ہیں۔ اور وہ دن دور نہیں جب تہذیب و ترقی کا سورج ایک دفعہ پھر مشرق سے طلوع ہو کر مغرب کے اندھیروں میں اجالا کرے گا۔

میرے بھائیو! اس وقت ملک کی ترقی اور سربلندی کے لئے جن تجاویز اور منصوبوں پر آپ غور اور عمل کر رہے ہیں۔ ان کی بنیاد اکثر "مغرب" کے مادی اور ظاہری اصولوں پر ہے۔ لیکن کیا آپ نے یہ نہیں دیکھا کہ "اہلِ مغرب" باوجود اس کے کہ ان کے مادی ذرائع اور اسباب ہم سے بہت بڑھے ہوئے ہیں۔ اور وہ سینکڑوں سال پہلے سے ان سے فائدہ اٹھا رہے ہیں آج بھی مطمئن اور تسلی یافتہ نہیں اور ان کے سیاسی۔ اقتصادی اور تمدنی مسائل بجائے حل ہونے کے دن بدن اُلجھتے جاتے ہیں۔ اور وہ خود محسوس کر رہے ہیں کہ ان کی تہذیب و ترقی کی عمارت جو بڑی شان و شوکت سے کھڑی کی گئی تھی تھوڑے ہی عرصہ میں اس کی بنیادیں کھوکھلی ہو چکی ہیں۔ اور ہو سکتا ہے کہ ایٹم کی آئندہ جنگ جس کا خطرہ سروں پر منڈلا رہا ہے عنقریب ہی اس عمارت کو گرا کر ملیا میٹ کر دے۔

پس اے بھائیو! ہمارا سوچنے اور عمل کرنے کا انداز صرف وہ نہ ہونا چاہیئے جو "اہلِ مغرب" کا ہے اور جس کی ناپائیداری و ناکامی کو ہم خود دیکھ رہے ہیں بے شک مادی ذرائع اور اسباب بھی ضروری ہیں۔ لیکن صرف انہی کو اختیار کرکے پُر امن۔ خوشحال اور پائیدار قومی زندگی حاصل نہیں ہو سکتی۔ بالخصوص ان لوگوں کے لئے جن کی بنیاد خدا کی خاص تقدیر کے ماتحت روحانی رنگ میں ڈالی گئی۔

پیارے بھائیو! ہندوستان میں بسنے والی مختلف قوموں کی تاریخ سے یہی پتہ چلتا ہے کہ ان کی مادی اور روحانی ترقی کا سرچشمہ ان میں ظاہر ہونے والے روحانی مصلح اور ریفارمر ہی تھے۔ سری کرشن۔ سری رامچندر۔ مہاتما بدھ۔ حضرت زرتشت۔ حضرت موسیٰ۔ حضرت عیسیٰ۔ بانیٔ اسلام حضرت محمد رسول اللہ اور گرو نانک کے ذریعہ سے ہی ان کے ماننے والوں کو عظیم الشان اور پائیدار روحانی اور مادی ترقیات حاصل ہوئیں اور اب بھی اگر ہم اپنے ملک کو ترقی اور سربلندی کی دوڑ میں دوسروں سے آگے لے جانا چاہتے ہیں۔ تو ضروری ہے کہ جہاں ہم مادی تجاویز اور ذرائع کو کام میں لائیں وہاں وہ طریق بھی اختیار کریں جو پہلے وقتوں میں ہمارے مقدس رشیوں گوروؤں اور پیغمبروں کی ہدایت کے ماتحت ہمارے بزرگوں نے اختیار کرکے قومی اور انفرادی زندگی میں ایک صحت مند اور عظیم الشان انقلاب پیدا کیا۔

میرے پیارے ہم وطنو! آپ کے لئے خوشخبری ہو۔ کہ ترقی کا وہ آسمانی راستہ جو گذشتہ زمانہ میں ہمارے بزرگوں کو میسر تھا اس وقت آپ کے اپنے ملک میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے ذریعہ سے آپ کے لئے کھول دیا گیا ہے۔ دنیا کا وہ نجات دہندہ جس کا اکثر مذاہب انتظار کر رہے تھے قادیان کی بستی میں ظاہر ہو چکا ہے۔ اس نے نہہ کلنکی اوتار کا نام پایا ہے کیونکہ وہ ہندوؤں کی ترقی و اصلاح کے لئے بھیجا گیا ہے۔ وہ بڑگنہ بٹالہ کا موعود گرو ہے کیونکہ سکھ قوم کی پیشگوئیاں اس کے وجود میں پوری ہوئیں۔ وہ امام مہدی ہے کیونکہ مسلمانوں کی اصلاح اور ترقی اس کے ساتھ وابستہ ہے۔ وہ مسیح موعود ہے کیونکہ عیسائی اقوام اس سے برکت پائیں گی۔ اسی طرح پارسیوں کا موعود ہونے کی وجہ سے اس نے موسیو درہیمی کا نام پایا ہے۔

اس مقدس انسان نے دنیا کے مالک اور پیدا کرنے والے خدا کے تازہ نشانات دکھا کر لوگوں کو اس کے زندہ اور قادر ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ تمام مسلّمہ اوتاروں۔ گروؤں اور روحانی پیشواؤں کی سچائی ثابت کرکے اور ان کی عزت دلوں میں قائم کرکے ملک کی مختلف قوموں میں باہمی اتحاد اور امن کی فضا پیدا کرنے کی نیو ڈالی ہے۔ اور مذہبی اختلافات کو، جو مشرقی لوگوں میں تفرقہ کی اصل جڑ ہیں مٹانے کے لئے بہت کار آمد اور عمدہ تجاویز پیش کی ہیں، اسی طرح دنیا کی سیاسی۔ اقتصادی اور سماجی زندگی کی مشکلات اور الجھنوں کو دُور کرنے اور اپنے ملک کی ترقی کے لئے بہترین اصول و تعلیم لوگوں کے سامنے رکھی ہے۔

جو لوگ اس برگزیدہ انسان کو مانتے اور اس کی

ملک صلاح الدین ایم اے پرنٹر و پبلشر نے تاما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔

تعلیم پر عمل کرتے ہیں۔ وہ خدا کی طرف سے بڑا نور اور برکت پاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کی دعائیں سنتا اور ان کی سفارشوں پر لوگوں کی تکلیفیں اور مشکلات دور کرتا ہے اور ان کو غیر معمولی عزت اور ترقی بخشتا ہے۔

اے ہم وطن پیارو! آپ بھی اس انسان کی تعلیم کو پڑھ کر نور و برکت حاصل کریں۔ دنیا کے دور دراز گوشوں میں بسنے والے لوگ بھارت سے بلند ہونے والی اس آسمانی آواز پر توجہ دے رہے ہیں۔ اور اس کی جماعت (یعنی جماعت احمدیہ) مختلف ملکوں اور علاقوں میں پھیل کر ہندوستان کی شہرت اور عزت کا باعث بن رہی ہے۔ آپ کے لئے اس آسمانی آواز کو سننا اور قبول کرنا بہت آسان اور ضروری ہے۔

بھائیو! اگر آپ کو موجودہ زمانہ کے اس مصلح کے دعویٰ کے متعلق کچھ شک ہو تو خدا سے دعا کریں کہ اے خدا! اگر یہ شخص جو تیری طرف سے ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور اپنے آپ کو نہہ کلنکی اوتار، یہ گزبسالہ کا موعود گرو۔ امام مہدی، مسیح موعود اور موعود اقوام عالم کہتا ہے اپنے دعویٰ میں سچا ہے۔ اور اس کو مان کر اور اس کی تعلیم پر عمل کرکے ہمارے ملک کو ترقی و شہرت اور دنیا کو بھلائی حاصل ہو سکتی ہے؟ تو اسکے ماننے کی ہم کو بھی توفیق دے۔

میرے پیارو! اگر آپ اس طرح دعا کریں گے تو خدا تعالیٰ آپ کو غیبی نشانوں سے اس کی سچائی پر یقین دلا دے گا۔ اور اگر آپ وعدہ کریں کہ سچائی کے کھلنے پر آپ اس کو قبول کرکے اپنے پیدا کرنے والے اور مالک سے صلح کریں گے۔ تو آپ سچے دل سے اس بات کا اظہار کریں اور جماعت احمدیہ کی طرف رجوع کریں۔ اور اپنی مشکلات (خواہ وہ بیماری، مقدمات یا تحکمانہ ترقی سے متعلق ہوں یا کسی اور اہم معاملہ سے) کے لئے دعا کرائیں۔ پرماتما آپ کی مشکلوں کو دور کرے گا۔ اور مرادوں کو پوری کرے گا۔ مگر اپنی دستور کے مطابق جو اس کا کرشن جی۔ رامچندر جی۔ گرو نانک صاحب۔ حضرت مسیح یا حضرت محمد رسول اللہ صلعم سے تھا۔ ہاں یہ شرط ہوگی کہ آپ کامیاب و بامراد ہونے کے بعد آسمانی آواز کو سن کر قبول کریں گے۔ اور خدا کی بتائی ہوئی تدبیروں پر عمل کرکے اس کے سچے اور مخلص سیوک بن جائیں گے۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

نوٹ:۔ مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

خاکسار

آپ کا ہمدرد و خیر خواہ

مرزا وسیم احمد ناظر دعوۃ و تبلیغ جماعت احمدیہ قادیان

ضلع گورداسپور مشرقی پنجاب

تقاریر مبلغین اسلام انڈونیشیا اور فلسطین

مجلس علمی جامعۃ المبشرین کے زیر اہتمام مورخہ ۲۶/۱/۵۷ ایک اجلاس ہوا جس کی صدارت مکرم ملک سیف الرحمٰن صاحب نے فرمائی۔ اس اجلاس میں مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب جو حال ہی میں انڈونیشیا سے چند روز کے لئے ربوہ آئے تھے۔ اور جلدی ہی فریضۂ تبلیغ کے لئے ہالینڈ تشریف لے گئے ہیں۔ آپ نے اپنی تقریر کے شروع میں بتایا کہ

انڈونیشیا میں احمدیت

۲۴-۱۹۲۵ء میں انڈونیشیا کے بہت سے طلباء تحصیل علم کے لئے ہندوستان آئے۔ لکھنؤ سے ہو کر وہ لاہور پہنچے۔ پہلے پہل وہ لاہوری جماعت کے پاس رہے۔ پھر انہیں جستجو پیدا ہوئی کہ وہ احمدیت کے اصل مرکز قادیان کو دیکھیں۔ چنانچہ یہ انڈونیشین طلباء قادیان پہنچے۔ جہاں انہوں نے مسلسل دینی تعلیم حاصل کرنا شروع کر دی۔

کچھ عرصہ کے بعد انہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی خدمت میں مبلغ بھجوانے کی خواہش کا اظہار کیا۔ اس پر حضور نے ۱۹۲۶ء میں مولوی رحمت علی صاحب کو انڈونیشیا بھیج دیا۔ ابتداً آپ نے سماٹرا میں تبلیغ کا کام شروع کیا۔ پھر ۱۹۳۱ء میں آپ جاکرتا تشریف لے گئے۔

انڈونیشیا کے حالات

انڈونیشیا کئی ہزار جزائر کا مجموعہ ہے جن میں سے زیادہ مشہور سماٹرا، جاوا، بالی، بورنیو، سلیبس وغیرہ ہیں۔ یہ تمام جزائر اب آزاد ہیں۔ البتہ نیوگنی پر ابھی ڈچوں کا قبضہ ہے۔ جس کا جھگڑا مسلسل چل رہا ہے۔

انڈونیشیا سے ہمارا ایک ماہوار مجلہ "سینار اسلام" (اسلام کی نورانی شعاع) جاری ہے۔ علاوہ ازیں خدام الاحمدیہ اور ناصرات الاحمدیہ کے بھی دو رسائل ہیں۔ یہ امر باعث مسرت ہے کہ قرآن مجید کا انڈونیشین ترجمہ بھی ہو رہا ہے۔ جو دس پارے تک مکمل ہو چکا ہے۔

انڈونیشیا کے احمدی اچھے مخلص ہیں۔ وہ اسلامی اور جماعتی نظام اور مسائل سے بھی خوب واقفیت رکھتے ہیں۔

۱۹۵۰ء سے قبل یہ مشن سیلف سپورٹنگ نہیں تھا۔ مگر ۱۹۵۰ء کے بعد وہاں کا تمام خرچ وہ برداشت کر رہا ہے۔ آجکل وہاں کے رئیس التبلیغ مکرم سید شاہ محمد صاحب ہیں۔ وہاں کے احمدی بفضلہ تعالیٰ تحریک جدید کا چندہ بھی خوب بڑھ چڑھ کر دیتے ہیں۔ اس سال انڈونیشیا کی جماعت نے تحریک جدید کے وعدے ایک لاکھ روپے انڈونیشین زر میں سے زائد کئے ہیں۔ بعض افراد ایک عرصہ سے موصی بھی ہیں۔ اور وصیت کی شرح سے چندہ ادا کر رہے ہیں۔

انڈونیشیا کے لئے آسٹریلیا قریب ہونے کی وجہ سے زیادہ اہمیت رکھتا ہے۔ اسی طرح ملایا کا ملک بھی ان کے لئے کافی اہمیت کا مالک ہے۔ کیونکہ اس ملک کا تمدن اور تہذیب انڈونیشیا سے بہت قریب ہے۔ اور زبان بھی ایک سی ہے۔

وہاں کے جنرل پریذیڈنٹ مکرم شکری برمادی ہیں۔ جو بہت مخلص ہیں۔

ترجمہ قرآن مجید کا کام ملک عزیز احمد صاحب سرانجام دے رہے ہیں۔

اس تقریر کے بعد مکرم چوہدری محمد شریف صاحب نے فلسطین کے حالات سنائے۔ آپ فلسطین میں ۱۸ سال اشاعت اسلام میں مصروف رہے ہیں۔

اسرائیل کے شمالی اور جنوبی علاقوں (جلیل اور نقب) میں ملٹری رول ہے یعنی عربوں کو ہر دوسرے گاؤں یا شہر میں جانے کے لئے خاص اجازت لینی پڑتی ہے۔ اس وجہ سے مبلغ ان ملٹری رول والے علاقوں میں بآسانی ہر شہر میں جاکر تبلیغ نہیں کر سکتا۔ اس لئے عموماً لٹریچر بھیج کر تبلیغ کی جاتی ہے۔

ایک یہودی نے ابھی ایک کتاب لکھی ہے کہ قرآن (خصوصاً سورۃ بقرہ اور آل عمران) بائیبل سے ماخوذ ہیں۔ ہم نے اس کا مختصراً انگریزی میں جواب لکھوا کر شائع کر دیا ہے۔

۱۹۵۳ء میں یہودیوں کی یونیورسٹی نے مجھے تقریر کی دعوت دی کہ احمدیت کیا ہے؟ اس موقع پر مستشرق پروفیسر بھی بلائے ہوئے تھے۔

سوالات کا جواب دیتے ہوئے آپ نے بتایا کہ عرب میں چار ہزار احمدی ہیں

عرب کی جماعت بھی بہت قربانی کرنے والی ہے۔ انہی کے چندوں سے ہمارا رسالہ "البشریٰ" ۲۱ سال سے نکل رہا ہے۔ پمفلٹ شائع کئے جاتے ہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دس بارہ عربی کتابیں اور چھ سات کتابوں کے عربی ترجمے کرکے شائع کئے گئے ہیں

مشہور امریکی سائنسدان سٹیکمین کی ربوہ میں آمد

ربوہ ۳۱ر جنوری۔ کل صبح تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر انتظام مشہور امریکی سائنسدان ای۔ سی سٹیکمین نے ۵۰ منٹ تک "زراعت اور سائنس" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ آٹھویں پاکستان سائنس کانفرنس ڈھاکہ میں امریکی نمائندہ کی حیثیت سے شرکت کرنے کے لئے پاکستان تشریف لائے تھے۔ آپ مینا سوٹا یونیورسٹی میں Minnesota ... کے پروفیسر ہیں۔ نیز آپ راک فیلڈ فاؤنڈیشن میں زراعتی امور کے مشیر بھی ہیں

آپ نے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ سائنس کی موجودہ ترقی کی وجہ سے اگرچہ بہت سی جنگی اشیاء معرض وجود میں آئیں۔ تاہم سائنس کے بل بوتے پر ہی ہم اس قابل ہو چکے ہیں کہ ان پر پوری طرح قابو پا سکیں نیز ان دنوں میں جبکہ انسانی آبادی ہر سال دس کروڑ کی تعداد میں بڑھ رہی ہے۔ ہمارے لئے غذائی صورت حال ... بہت مشکل امر تھا۔ لیکن سائنس اس مشکل کا حل مہیا ہمیں بتا دیتا ہے۔ اور ہم اس قابل ہو گئے ہیں کہ سائنسی تحقیقات کے نتیجہ میں تھوڑی زمین سے زیادہ غلہ پیدا کر سکیں۔

اب ہم سائنس کے جدید طریقوں کی مدد سے موجودہ پیداوار کو دگنا، تگنا اور چار گنا سے بھی زیادہ بڑھا سکتے ہیں۔ آپ نے اپنے ذاتی تجربات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ میں نے یہ سب باتیں اپنی آنکھوں سے دیکھی ہیں اور میں نے ذاتی طور پر اس ترقی کا مشاہدہ کیا ہے۔

آپ نے بیس منٹ کے مختصر وقت میں بہت معلومات افزاء تقریر فرمائی۔ آپ کی تقریر کے بعد پروفیسر نصیر احمد خاں صاحب ایم ایس سی نے جو صدر مجلس تھے فرمایا کہ اکثر لوگ موجودہ یا آئندہ رونما ہونے والی متوقع علوت حال کا حل یہ بتاتے ہیں کہ برتھ کنٹرول کیا جائے تاکہ آبادی میں ترقی کی روک تھام کی جا سکے۔

ہمیں خوشی ہے کہ پروفیسر موصوف نے اس منفی حل کی بجائے ایک صحیح اور قابل عمل حل پیش کیا ہے جو سائنس کی موجودہ ترقی کے پیش نظر عین ممکن ہے۔

اس تقریب کے بعد پروفیسر سٹاکمین نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے بھی ایک مختصر سی ملاقات کی۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ ہمارے کل کے مہمان پروفیسر بردنوف اور آج کے مہمان پروفیسر سٹاکمین دونوں کی خدمت میں قرآن پاک کا انگریزی ترجمہ پیش کیا گیا۔

جسے دونوں نے خوشی سے قبول کیا اور [illegible] قرآنی علوم سے استفادہ کریں گے۔

خطبہ جمعہ

اپنے دوستوں میں صداقت معلوم کرنے کی ایک لگن اور سنجیدگی کیساتھ غور و فکر کرنے کی عادت ڈالنے کی کوشش کرو

اپنے آپ کو سلسلہ کے لئے مفید وجود بناؤ اور مختلف پیشوں خصوصاً تجارت کو اختیار کرنے کی طرف توجہ دو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۶ر جنوری ۱۳۳۵ہش بمقام رتن باغ لاہور

سورت فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے مقامی طور پر جماعت احمدیہ لاہور کو خصوصیت سے تبلیغ کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا:-

دنیا میں

انسان کی زندگی

محدود ایام کی ہے۔ اگر اس کو بھی ضائع کر دیا جائے۔ تو دنیا میں انسان نے دوبارہ تو نہیں آنا۔ موت کے آنے تک اس نے جو کچھ کر لیا سو کر لیا۔ اس کے بعد اعمال کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے۔ اس لئے انسان کو چاہیئے کہ وہ اپنی مختصر زندگی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے۔ اور اس مختصر وقت کو کسی صورت میں بھی ضائع نہ کرے۔

پس یہاں کے

تمام احباب کو چاہیئے

کہ وہ اس امر کی طرف توجہ کریں۔ اور اپنے دوستوں کے ساتھ سنجیدگی سے باتیں کیا کریں۔ اور اس طرح سے باتیں کیا کریں کہ ان میں سچائی معلوم کرنے کی لگن پیدا ہو جائے۔ جب ان میں سچائی معلوم کرنے کی لگن پیدا ہو جائے گی۔ تو جہاں بھی انہیں سچائی نظر آئے گی۔ وہ اسے قبول کر لیں گے۔ ضرورت صرف اس بات کی ہے کہ انسان کے اندر لگن پیدا ہو جائے۔ کیونکہ جب کسی کے اندر لگن پیدا ہو جاتی ہے۔ تو وہ کسی کے روکنے کی وجہ سے رکتا نہیں۔ بلکہ وہ تحقیق حق کے لئے دوڑتا ہے۔ اور خود اس کے متعلق سوالات کرتا ہے۔ دیکھو مدینہ کے لوگ مکہ آتے تھے۔ تو

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

بعض دفعہ انہیں ملنے کے لئے تشریف لے جاتے تھے ان میں سے کچھ لوگ ایسے بھی تھے۔ جن پر آپ کی باتوں کا اثر ہوا۔ اور انہوں نے واپس جا کر اپنے شہر والوں سے ان باتوں کا ذکر کیا۔ چنانچہ اگلے سال اور زیادہ تعداد میں مدینہ کے لوگ مکہ آئے۔ وہ مکہ کی گلیوں میں پھرتے رہے مکہ والوں نے انہیں دھوکہ میں رکھنا چاہا۔ اور حقیقت پر کئی پردے ڈالے۔ لیکن آخر انہوں نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تلاش کر ہی لیا۔ آپ نے ان سے باتیں کیں اور ان باتوں کے نتیجہ میں

مدینہ والوں نے

حق کو قبول کر لیا۔ لیکن پہلی دفعہ یہی فیصلہ ہوا تھا کہ شہر سے باہر نکل کر کسی علیحدہ جگہ میں ملاقات کی جائے۔ کیونکہ وہ لوگ ڈرتے تھے۔ کہ کہیں مکہ والے ان کی مخالفت نہ کریں۔ لیکن جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے باتیں کیں۔ اور ان پر حق کھل گیا۔ تو انہوں نے بلند آواز سے نعرۂ تکبیر کیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم نے اتنی بلند آواز سے نعرۂ تکبیر کہا ہے۔ کہ ممکن ہے کہ مکہ والوں کو پتہ لگ جائے کہ تم کس نیت سے یہاں آئے ہو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ جب تک ہمیں حقیقت کا صحیح طور پر پتہ نہیں تھا۔ اس وقت تک ہم بھی اسے چھپانے کی کوشش کرتے تھے۔ لیکن اب جبکہ حقیقت ہم پر واضح ہو گئی ہے ہم اسے چھپا نہیں سکتے۔

پس جب انسان کے اندر صداقت کے معلوم کرنے کی لگن پیدا ہو جاتی ہے۔ تو وہ آپ ہی آپ صداقت معلوم کرتا رہتا ہے۔ مجھے یاد ہے کہ

نواب محمد دین صاحب مرحوم

نے جب بیعت کی۔ تو اس وقت وہ ریاست مالیرکوٹلہ میں ملازم تھے۔ اور کونسل سٹیٹ کے ممبر بھی تھے۔ بیعت کے وقت آپ نے کہا میں یہاں سے ریٹائر ہو جاؤں تو مجھے ملازمت کے لئے کسی اور ریاست میں جانا پڑے گا۔ اس لئے آپ مجھے ابھی اپنی بیعت مخفی رکھنے کی اجازت دیں۔ چنانچہ میں نے انہیں بیعت کو مخفی رکھنے کی اجازت دے دی۔ بیعت کے بعد وہ شملہ چلے گئے۔ مجھے بھی ان دنوں چند دنوں کے لئے تبدیلی آب و ہوا کی خاطر شملہ جانے کا موقعہ ملا۔ نواب صاحب نے مجھ سے کہا۔ آپ روز روز کہاں شملہ آتے ہیں۔ میں اور تو کوئی خدمت نہیں کر سکتا۔ ہاں اتنا کر سکتا ہوں کہ بڑے بڑے لوگوں کو چائے پر بلا کر آپ کا ان سے تعارف کرا دوں۔ چنانچہ انہوں نے ایک دعوت کا انتظام کیا۔ میں بھی وہاں چلا گیا۔ انہوں نے بڑے بڑے آدمی وہاں بلائے ہوئے تھے۔ میں اس انتظار میں تھا۔ کہ کوئی اعتراض کرے تو میں اس کا جواب دوں۔ کہ

نواب صاحب کھڑے ہو گئے

اور انہوں نے حاضرین کا شکریہ ادا کرنے کے بعد اس طرح بات شروع کی کہ یہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ امام جماعت احمدیہ یہاں تشریف لائے ہیں۔ جو شخص کسی قوم کا لیڈر ہوتا ہے ہمیں اس کا احترام کرنا چاہیئے۔ وہ ہمیں دین کی باتیں سنائیں گے۔ خواہ ہم مانیں یا نہ مانیں ان سے ہمیں فائدہ ہو پہنچے گا۔ اس کے بعد وہ تقریر کرتے ہوئے یکدم جوش میں آ گئے۔ اور کہنے لگے۔ اس زمانہ میں خدا تعالے نے اپنے ایک بندہ کو مبعوث کیا ہے اور اس نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ میں خدا تعالے کی طرف سے مامور ہوں۔ یہ دعوے کوئی معمولی دعوے نہیں اگر وہ اپنے اس دعوے میں سچا ہے۔ اور ہم نے اسے قبول نہ کیا تو لازماً ہم خدا تعالے کے مجرم ہوں گے۔ اور اس کا عذاب ہم پر آئے گا۔ اس لئے آپ لوگوں کو سنجیدگی سے اس کے

دعوے پر غور کرنا چاہیئے

جب نواب صاحب اپنی تقریر ختم کر کے بیٹھ گئے تو میں نے ان سے کہا آپ نے تو اپنی بیعت کو مخفی رکھنے کی اجازت لی تھی۔ اور میں نے آپ کو اجازت دے دی تھی۔ لیکن اس وقت آپ نے خود ہی اسے ظاہر کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا مجھے تقریر کرتے کرتے جوش آ گیا تھا۔ اس لئے میں ضبط نہیں کر سکا غرض دوستوں کو چاہیئے۔ کہ وہ تبلیغ کی طرف توجہ کریں اور دوسروں تک سنجیدگی سے اپنے خیالات کو پہنچائیں۔

حضور نے خطبہ جاری رکھتے ہوئے فرمایا:-

”پس تم اپنے آپ کو

سلسلہ کے لئے مفید وجود بناؤ

اور ایسا مفید وجود بناؤ۔ کہ اللہ تعالےٰ آپ کے دوستوں، رشتہ داروں اور ملنے والوں کو ایک سے ہزار کر دے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دعا فرمائی تھی۔ کہ ”اک سے ہزار ہو دیں“۔ یہ دعا آپ کی صرف جسمانی اولاد کے متعلق نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ جسمانی اولاد ایک سے ہزار بہت کم ہوتی ہے۔ ایک سے ہزار روحانی اولاد ہوتی ہے۔ سو یہ دعا تمہارے لئے ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ تمہیں توفیق دے۔ کہ تم ایک سے ہزار ہو جاؤ۔ لیکن جس طرح لاہور کی جماعت کے سرکردہ احباب کام کر رہے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں تو وہ ایک سے دو بھی نہیں ہو سکتے۔ اگر تم ایک سے ہزار ہوتے۔ تو اس وقت لاہور میں جماعت احمدیہ کی تعداد پندرہ لاکھ ہوتی۔ اس وقت

لاہور کی کل آبادی

دس لاکھ ہے۔ گویا اگر جماعت کی تعداد ایک سے ہزار کی صورت میں ترقی کرتی۔ تو وہ لاہور کی موجودہ تعداد سے ڈیوڑھی ہوتی۔

پھر تم اپنے کاموں میں بھی توسیع کرو۔ سارے لوگوں کو نوکریوں کے پیچھے نہیں پڑنا چاہیئے بلکہ انہیں دوسرے کاموں کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے مثلاً تجارت کا پیشہ بہت اہم ہے۔ لیکن ہماری جماعت کی اس طرف کم توجہ ہے۔ میں نے

رویاء میں دیکھا ہے

کہ میرے ہاتھ میں ایسے لوگوں کا فائل ہے۔ جو سلسلہ کے مخالف ہیں۔ اس فائل میں کچھ باتیں ہمارے خلاف لکھی ہیں۔ میں کہتا ہوں یہ باتیں انہوں نے اپنا مجلس بننے کے بعد لکھی ہیں۔ پھر میں کہتا ہوں۔ ہماری جماعت کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ تجارت میں لگ جائے۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں۔ یا کسی اور دوست نے مجھ سے کہا ہے۔ کہ تاجر لوگ بہت کم چندہ دیتے ہیں۔ میں کہتا ہوں۔ کہ تاجروں کو شروع سے ہی تحریک کر کے چندہ کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ رویاء میں میں دیکھتا ہوں کہ گویا کوئی شخص مجھ سے کہتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں تو احمدی تاجروں نے بڑی قربانی کی تھی۔ چنانچہ اس زمانہ میں سیٹھ عبدالرحمٰن صاحب مدراسی اور شیخ رحمت اللہ صاحب نے بہت بڑی خدمت کی تھی۔ میں کہتا ہوں کہ تاجر طبقہ کو شروع سے ہی چندہ دینے کی عادت ڈالنی چاہیئے۔ تاکہ جوں جوں ان کی تجارت بڑھے چندے بھی بڑھیں۔ اور سلسلہ کی مالی حالت مضبوط ہو۔

پس جماعت کے جو امیر ہوتے ہیں۔ ان کا صرف یہی کام نہیں ہوتا۔ کہ وہ امیر کہلائیں۔ بلکہ امیر بن جانے کے بعد ان پر بہت سی ذمہ داریاں عائد ہو جاتی ہیں۔ مثلاً میں خلیفہ ہوں۔ بظاہر میرا کام یہ نہیں۔ کہ میں جماعت کے لوگوں کو یہ کہوں۔ کہ تم زراعت کرو۔ تجارت کرو۔ یا تعلیم حاصل کرو۔ لیکن جماعت کے مستقبل کو مضبوط بنانے کے لئے میں وقتاً فوقتاً ایسی تحریکیں کرتا رہتا ہوں۔ امیر کا بھی یہی کام ہے۔ کہ وہ محض امیر نہ کہلائے۔ بلکہ وہ ہر وقت سوچتا رہے۔ کہ جماعت کی اقتصادی، معاشی، دینی، تمدنی تعلیمی اور اخلاقی حالت کو کس طرح ترقی دی جا سکتی ہے۔ اس میں

خدمت خلق کی عادت

کو کس طرح بڑھایا جا سکتا ہے۔ امیر کی مثال گویا ایک چوراہہ کی سی ہے۔ جس سے دوسری سڑکیں پھٹتی ہیں۔ جس طرح ایک چوراہہ سے مختلف رستے علیحدہ ہوتے ہیں۔ اور اس سے لوگ مختلف رستوں میں بٹ جاتے ہیں۔ اسی طرح ہر جماعت کے امیر کو بھی چاہیئے۔ کہ وہ جماعت کے بعض لوگوں کو نوکریوں کی طرف لے جائے۔ بعض کو تجارت پر لگائے بعض کو صنعت و حرفت کی طرف متوجہ کرے۔ بعض کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے پر زور دے۔ اور مجموعی طور پر جماعت میں خدمتِ خلق کی عادت پیدا کرے۔ گویا امیر صرف چوراہہ ہی نہیں۔ بلکہ وہ دس راہہ۔ بیس راہہ پچاس راہہ یا سو راہہ ہو۔ وہ جماعت کے دوستوں کو سینکڑوں طرف پھیر اتا رہے۔ امیر کی حیثیت ایک جرنیل کی سی ہے۔ اور جرنیل کا صرف یہی کام نہیں ہوتا۔ کہ دیکھے کہ سپاہی کسی طرح چلتا ہے۔ بلکہ وہ سپاہی کو مناسب طریق پر چلاتا ہے۔ اسی طرح امیر کا بھی یہی کام ہے۔ کہ وہ اپنی جماعت کے لوگوں کو مفید۔ اور مناسب کاموں پر لگائے۔ بعض کو نوکریوں پر لگا دے۔ بعض کو تجارتوں میں لگا دے۔ بعض کو صنعت و حرفت میں لگا دے غرض وہ جماعت کی اس طور پر تنظیم کرے۔ کہ نہ صرف موجودہ جماعت کی مالی حالت سو گنا ترقی کر جائے بلکہ اس کی تعداد بھی سو گنا بڑھ جائے۔ تا آئندہ آنے والا سال انہیں مضبوط ستون کی طرح بنا دے

پچھلے دنوں مجھے یہ پتہ لگا تھا۔ کہ لاہور کی جماعت کا چندہ ۹۶ ہزار روپے سالانہ ہے۔ اور کراچی کا چندہ ایک لاکھ روپیہ۔ لیکن اب مجھے بتایا گیا ہے کہ لاہور کی جماعت کا چندہ تو ایک لاکھ سے کچھ اوپر ہے۔ اور کراچی کی جماعت کا چندہ ڈیڑھ لاکھ روپیہ سالانہ تک پہنچ چکا ہے۔ اس سے تم اندازہ لگا سکتے ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ نے کس طرح کوشش کرنے والوں کی مدد کرتا ہے۔ پس تم جماعت کی اخلاقی۔ تمدنی اور مالی حالت کو زیادہ سے زیادہ مضبوط کرنے کی کوشش کرو۔ ہماری جماعت کی توجہ

تجارت کی طرف بہت کم ہے

حالانکہ یہ ایک چیز ہے۔ جو کسی جماعت یا قوم کو پھیلنے میں مدد دیتی ہے۔ ہمارے کچھ آدمی جو باہر گئے۔ وہ تاجر ہی ہیں۔ اس وقت انگلینڈ میں ڈیڑھ سو کے قریب ایسے لوگ ہیں۔ جو پھیری وغیرہ کا کام کرتے ہیں۔ ملازم ہر جگہ نہیں جا سکتا لیکن تجارت میں پھیلنے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانے کی گنجائش ہوتی ہے۔ تاجر کا کیا ہے۔ اگر لوگ اسے دکھ دیں۔ تو وہ اپنا بیگ اٹھاتا ہے۔ اور کہتا ہے اچھا ہم آگے چلے جاتے ہیں۔ نوکر یہ نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اس کی نوکری جاتی ہے۔ اسی طرح زمیندار لوگ بھی ایسا نہیں کر سکتے۔ کیونکہ ان کی زمین پیچھے پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ لیکن تاجر اور پیشہ ور لوگ آزاد ہوتے ہیں۔ وہ جہاں چاہیں اور جس وقت چاہیں جا سکتے ہیں۔ دنیا میں جہاں جہاں بھی چھوٹے پیشوں اور تجارتوں کو برا نہیں سمجھا جاتا۔ وہاں انہیں بہت زیادہ اہمیت حاصل ہوتی ہے۔ دیکھو چند دن ہوئے فرانس میں عام انتخابات ہوئے ہیں۔ ان میں چھوٹے تاجروں کی جماعت ہی کامیاب رہی ہے۔ اور اس کی وجہ یہی ہے۔ کہ تاجر کسی کا دباؤ نہیں مانتا۔ پس جماعت میں

تجارت کی تحریک کرنی چاہیئے

چاہے وہ تجارت کتنی ہی چھوٹی کیوں نہ ہو۔ یورپ میں تو بڑے بڑے تعلیم یافتہ لوگ پھیری کا کام کر لیتے ہیں۔ لیکن ہمارے ملک میں ہر کوئی یہی کہتا ہے کہ وہ تھانیدار ہو جائے۔ ہمارے ایک دوست تھے۔ جو بعد میں ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس ہو کر فوت ہوئے ہیں۔ وہ ڈبل ایم۔ اے تھے۔ انہوں نے ای۔ اے۔ سی کے لئے کوشش کی۔ اور جب انہیں اس میں کامیابی کی امید ہوئی۔ تو وہ اپنی والدہ کے پاس گئے۔ اور ماں سے کہا کہ اگر آپ اجازت دیں۔ تو میں ای۔ اے۔ سی ہو جاؤں۔ والدہ نے کہا۔ نہ بیٹا۔ جب سے تم نے ہوش سنبھالا ہے۔ میری یہی خواہش رہی ہے۔ کہ تم تھانیدار ہو جاؤ۔ وہ بھی بڑے سعید تھے۔ انہوں نے پولیس میں درخواست دی۔ اور تھانیدار ہو گئے۔ وہ مالی لحاظ سے اکثر تکلیف میں رہتے تھے۔ اور جب کبھی وہ اس کی شکایت کرتے۔ میں انہیں یہی کہتا۔ کہ آپ اپنے شوق کی وجہ سے پولیس میں ملازم ہوئے تھے۔ اب ان تکالیف کو برداشت کریں۔ آخر میں خدا تعالیٰ نے فضل کیا۔ اور وہ ڈی۔ ایس۔ پی ہو گئے۔ اور لاہور کے ضلع سے ہی ریٹائر ہوئے تھے ریٹائرمنٹ کے وقت وہ قصور میں مقرر تھے۔

غرض خدا تعالیٰ نے دنیا میں

مختلف قسم کے پیشے

بنائے ہیں۔ جن میں سے ایک ملازمت بھی ہے۔ لیکن ملازمت میں ترقیات بہت محدود ہوتی ہیں۔ دوسرے پیشوں میں ترقی کی بہت گنجائش ہے مثلاً تجارت ہے۔ اسے چھوٹے پیمانہ سے بھی شروع کیا جائے۔ تب بھی اس میں ترقی کے بہت زیادہ امکانات ہوتے ہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں۔ کہ شروع شروع میں تکلیف ہوتی ہے۔ لیکن آخر ایک وقت آتا ہے۔ جب تجارت بڑھ جاتی ہے۔ اور تکلیف کی بجائے کشائش اور فراوانی میسر آجاتی ہے۔ پس جماعت کے دوستوں کو صرف

نوکریوں کے پیچھے

نہیں پڑنا چاہیئے۔ بلکہ تجارت کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے ہمارے تعلیم یافتہ طبقہ کو چھوٹی چھوٹی تجارتوں سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ کیونکہ ان چھوٹی چھوٹی تجارتوں سے ہی ترقی کر کے انسان بڑی تجارتوں کا مالک بن جاتا ہے۔ لارڈ نفیلڈ کو دیکھ لو۔ اس نے شروع شروع سائیکل مرمت کرنے کی معمولی سی دکان کھولی تھی۔ پھر اس سے ترقی کی۔ اور بعد میں "موریس" کار نکالی۔ اور ایک وقت ایسا آیا۔ کہ اس کی مالی حالت اتنی مضبوط ہو گئی۔ کہ پچھلی جنگ عظیم میں اس نے حکومت کو

دو لاکھ پونڈ

بطور امداد دیئے۔ حالانکہ شروع شروع میں اس نے سائیکل مرمت کرنے کی ایک معمولی سی دکان کھولی تھی۔ غرض اللہ تعالیٰ کے فضل سے

تجارت میں بہت برکت ہے

اس لئے دوستوں کو زیادہ سے زیادہ اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اور اپنی اولاد کی اس رنگ میں تربیت کرنی چاہیئے۔ کہ وہ کسی چھوٹے سے چھوٹے پیشہ کو بھی

حقارت کی نظر

سے نہ دیکھے۔ اور یاد رکھیں۔ کہ یہ چھوٹے چھوٹے پیشے ہی انسان کو بڑی بڑی تجارتوں کی عقل سکھاتے ہیں۔ مثلاً ایک آدمی سائیکلوں اور موٹروں کی مرمت کا کام کرے۔ تو کچھ عرصہ بعد وہ سائیکلیں اور موٹریں رکھنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اسے پتہ ہوتا ہے۔ کہ ہر ایک پرزہ کی کیا قیمت ہے اور اسے کس طرح سنبھال کر رکھا جا سکتا ہے۔ اور پھر آہستہ آہستہ ترقی کر جاتا ہے۔

مجھے یاد ہے

حضرت نانا جانؓ کو مستری محمد موسیٰ صاحب سے بہت محبت تھی۔ آپ جب بھی لاہور تشریف لاتے انہی کے ہاں ٹھہرتے۔ ایک دفعہ آپ لاہور تشریف لائے۔ تو میں بھی ساتھ تھا۔ آپ مستری صاحب کے مکان پر ہی ٹھہرے۔ وہ ہمارے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ یکدم باہر نکلے۔ چٹھی رساں آیا تھا اور اس نے ایک تار انہیں دی تھی۔ وہ پھر اندر آئے۔ اور نانا جانؓ سے کہنے لگے۔ نانا جان مجھے پانچ منٹ کی اجازت دیں۔ میں نے

ایک ضروری کام

کرنا ہے۔ چنانچہ انہوں نے سائیکل لیا اور جلدی سے باہر چلے گئے۔ تھوڑی دیر واپس آئے۔ تو سانس پھولا ہوا تھا۔ اور جسم پسینہ سے شرابور تھا۔ آتے ہی کہنے لگے۔ نانا جان ایک منٹ کی دیر کی وجہ سے پندرہ بیس ہزار روپیہ ہاتھ سے نکل گیا۔ آپ نے دریافت فرمایا مستری صاحب یہ کیسے؟ تو مستری صاحب نے بتایا کہ فلاں سائیکل کی قیمت یکدم بڑھ گئی تھی۔ مجھے تار کے ذریعہ اس کی اطلاع ملی۔ تار مجھے دوسرے سائیکل کے تاجروں سے پہلے مل جاتا ہے۔ میں نے خیال کیا کہ انہیں اطلاع ملنے سے پہلے پہلے میں ان میں سے کسی کے پاس چلا جاؤں اور اس سے سارے سائیکلوں کا سودا کر لوں۔ چنانچہ میں فوراً سائیکل لے کر تاجر کے پاس گیا۔ اور اس سے پہلی قیمت پر ایک روپیہ زیادہ آفر [illegible] کیا۔ تو وہ سارے سائیکلوں کا سودا کرنے پر تیار ہو گیا۔ سائیکل کی قیمت پہلے مثلاً ۹۵/- روپے تھی۔ تو اب ۱۳۰/- روپے ہو گئی تھی۔ لیکن وہ ۹۶/- روپے پر سودا کرنے پر راضی ہو گیا۔ لیکن ابھی وہ بیع نامہ تحریر کر ہی رہا تھا کہ اسے بھی اطلاع مل گئی۔ اور اس نے سودا کرنے سے انکار کر دیا۔ اگر ڈاکیہ یہاں ایک منٹ بعد آتا تو آج مجھے پندرہ بیس ہزار روپیہ فائدہ ہو جاتا۔ اب یہ دولت انہیں اسی چھوٹے کام کی وجہ سے ہی ہوئی۔ جو انہوں نے شروع کیا تھا۔ پھر

اللہ تعالیٰ نے انہیں ترقی دے دی

اور اب ان کی اولاد میں بھی بہت سے اچھے کمانے والے پیدا ہو گئے ہیں۔

پس تجارت کی وجہ سے شروع شروع میں اگرچہ دقت ہوتی ہے۔ لیکن بالآخر انسان ترقی کر جاتا ہے ہماری جماعت کو بھی اس طرف توجہ کرنی چاہیئے۔ اس وقت جو لوگ لاکھ پتی ہیں۔ ان میں سے اکثر چھوٹی چھوٹی تجارتوں سے ہی ترقی کر کے اس حالت تک پہنچے ہیں۔

امتحان کی تاریخ میں تبدیلی

۳ر مارچ کی بجائے ۲۹ر اپریل ۱۹۵۶ء

نظارت ہذا نے کتاب "سیرۃ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام" مرتبہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب رضی اللہ تعالیٰ کے امتحان کی ۳ر مارچ ۱۹۵۶ء کا اعلان کیا تھا۔ چونکہ ماہ مارچ کے شروع میں اکثر سرکاری امتحانات ہوتے ہیں لہذا اس تاریخ میں تبدیلی کرتے ہوئے اب ۲۹ر اپریل تاریخ امتحان مقرر کی جاتی ہے۔ جن جماعتوں کی طرف سے تا حال امتحان میں شامل ہونے والے دوستوں اور بہنوں کی فہرستیں موصول نہیں ہوئیں وہ مہربانی فرما کر جلد ارسال فرما دیں۔ نیز جن کے پاس مندرجہ بالا کتاب نہ ہو وہ عبدالعظیم صاحب تاجر کتب قادیان سے منگوا لیں۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان

درخواست دعا

خاکسار کے چھوٹے بھائی ملک نعمت اللہ خاں صاحب شدید بیمار ہو کر ہسپتال میں داخل ہیں۔ ہڈیوں کا پنجر ہو چکے ہیں قدرے افاقہ ہے احباب صحت عاجلہ کاملہ کیلئے دعا کر کے ممنون فرماویں۔ ملک صلاح الدین قادیان

ترقی کا سنہری پلان

از مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی

پیارے بھائیو! ہمارے ملک کو مدتوں کی غلامی کے بعد اس وقت جو آزادی نصیب ہوئی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب اس کی قسمت کے دن پھرنے والے ہیں۔ اور وہ جسمانی لحاظ سے ترقی کی طرف قدم بڑھائے گا۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ چند سال کے قلیل عرصہ میں ترقی کی دوڑ میں وہ کافی آگے نکل گیا ہے۔ اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔ اس رفتار کو دیکھ کر یہ امید کی جا سکتی ہے کہ ہمارا ملک بھارت مادی ترقی میں جلد بام عروج پر پہونچ جائے گا۔ مگر بھائیو صرف مادی لحاظ سے ترقی کوئی دیرپا اور مستقل اور مفید ترقی نہیں۔ داناؤں نے اس کو اچھی طرح آزما دیکھا ہے وہ لمبے عرصہ کے بعد اس نتیجہ پر پہونچے ہیں۔ کہ صرف مادی ترقی کافی نہیں۔ بلکہ اگر وہ دیگر لوازم سے خالی ہو تو وہ انسان کو تباہی کی طرف لے جاتی اور اس کے اصل راستہ و مقصد اور نصب العین سے اسے دور پھینک دیتی ہے۔ اور آخر وہ اس کی تباہی پر منتج ہوتی ہے۔ اور آج ساری مغربی دنیا اسی خالص مادہ پرستی اور دنیوی ترقی کے بدنتائج سے سخت نالاں و ہراساں ہے۔ وہ پریشان ہے۔ اسے قلبی سکون و اطمینان حاصل نہیں۔ مغرب آج گہری سوچ میں پڑا ہوا ہے کہ وہ اب کیا کرے۔ اور کونسا راستہ اختیار کرے۔ اور کس طرح اس تباہی کے عمیق اور اتھاہ گڑھے سے نجات حاصل کرے۔ مگر ابھی تک اس سے نکلنے کا راستہ اسے دکھائی نہیں دیتا۔

پیارے بھائیو! اس کے مقابلہ میں آپ حضرات جانتے ہیں۔ کہ ہمارے اباؤ اجداد نے بھی ترقی کے میدان میں دوڑ لگائی۔ اور آپ جانتے ہیں کہ انہوں نے مذہب اور روحانیت کے میدان اور وادی کو سر کیا۔ اور اس کے ذریعہ وہ اپنی منزل مقصود پر پہونچے اور اس کے ذریعہ سے انہیں اطمینان قلب حاصل ہوا۔ انہوں نے خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق پیدا کیا۔ اور دین و دنیا دونوں میں کامیاب ہوئے۔ پس اصل ترقی۔ روحانی ترقی ہے۔ جس کے ساتھ کوئی پریشانی یا تباہی نہیں جس کے ساتھ دائمی راحت و آرام۔ خوشی و اطمینان ہے بھائیو جب تک ہم پھر اس راستہ کو اختیار نہیں کریں گے جو ہمارے آباؤ اجداد نے اختیار کیا تھا اس وقت تک ہم حقیقی امن اور خوشحالی کا منہ نہیں دیکھ سکتے۔ اگر ہماری تمام کوششیں صرف مادی ترقی کے لئے وقف ہو جائیں گی اور ہم روحانیت کو نظر انداز کر دیں گے۔ تو کل کو ہمارا بھی وہی حشر ہوگا۔ جو آج مغرب کا ہو رہا ہے۔ ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم وغیرہ کبھی بھی دنیا کو مصائب سے نجات نہیں دلا سکتے۔ کبھی بھی دنیا میں حقیقی امن قائم نہیں کر سکتے۔ کبھی بھی دلی اطمینان پیدا کرنے کا موجب نہیں بن سکتے۔ بیشک مادی ترقی بھی ضروری ہے۔ مگر جب تک اس کے ساتھ روحانی ترقی نہ ہوگی یہ وبال جان ثابت ہوگی۔ انسانی زندگی کا مقصد محض دنیوی ترقی ہرگز نہیں۔ بیشک اسے روحانیت کے لئے مددگار اور معاون بنایا جا سکتا ہے۔ لیکن وہ اکیلی کسی صورت میں بھی نہ صرف یہ کہ مفید نہیں بلکہ انسان کے لئے موت کے مترادف ہے۔ دنیوی ترقی روحانی ترقی کے مقابلہ میں ایک چھلکا کی حیثیت رکھتی ہے۔ کسی پھل کے چھلکا پر کبھی کوئی دانا انسان قناعت نہیں کر سکتا۔ اور نہ چھلکے کو درخت کا پھل قرار دیا جا سکتا ہے۔ اصل پھل تو اس کا مغز ہی ہے۔ اگر وہ نہیں تو چھلکا کس کام کا۔ چھلکا بے شک مغز کی حفاظت کا ذریعہ ہے۔ مگر نرا چھلکا کوئی لینے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ جو چیز انسان کے کام آ سکتی ہے۔ اور اس کے لئے مفید ہے وہ اس کا مغز ہی ہے۔ پس بھائیو ہماری عقلمندی سے یہ بعید ہے کہ ہم مغز کو ترک کر دیں اور صرف چھلکے کو لے کر بیٹھ جائیں۔ اور اس طرح اپنی ساری قیمتی عمروں کو اس کے حاصل کرنے کے لئے ضائع کر دیں۔ ضرورت ہے کہ ہم مادی ترقی کے مقابلہ میں روحانی ترقی کی طرف زیادہ قدم بڑھائیں اور پھر قدم بڑھاتے ہی چلے جائیں۔ یہاں تک کہ ہم اپنی زندگی کے عزیز مقصد کو حاصل کریں۔ جب تک ہم اس طرف متوجہ نہیں ہوتے ہماری کوششیں بے کار اور رائیگاں ہیں۔ اور ہمارے ملکی پلان و منصوبے ہمارے کسی کام نہیں آ سکتے۔ نہ اہل مغرب کے کام آتے۔ آج اس حقیقت سے کسی کو بھی انکار نہیں ہو سکتا۔ آپ کے لئے وقت ہے کہ ابھی سے سوچ کر قدم اٹھائیں۔ ایسا نہ ہو کہ کل کو آپ کو بھی پچھتانا پڑے۔ جو تجربہ شدہ امر کا دوبارہ تجربہ کرتا ہے وہ سوائے ندامت کے اور کچھ نہیں کر سکتا۔ ہمارا مشاہدہ ہے۔ جبکہ ہمارے آباؤ اجداد نے آسمانی راستہ اختیار کر کے ترقی حاصل کی تھی۔ تو اب ہم اس راستہ کو چھوڑ کر کس طرح کامیاب ہو سکتے ہیں۔ کرشن جی مہاراج۔ رامچندر جی مہاراج بدھ۔ کنفیوشس۔ زرتشت۔ موسیٰ۔ عیسیٰ اور محمد رسول اللہ صلعم اور باوا گرو نانک رحمۃ اللہ علیہ جس مقصد کو اپنے سامنے رکھا۔ اور پھر جس ذریعہ سے نہ صرف اپنی زندگی کو کامیاب بنایا بلکہ ایک دنیا کی کایا پلٹ دی۔ اور انقلاب عظیم پیدا کر دیا اس کو آپ بھی اختیار کریں۔ آج ان کے کارناموں کو دیکھ کر آپ ان کی داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ لیکن پھر بھی ان کی طرف سے آنکھیں بند کئے ہوئے ان کی طرف سے منہ پھیر کر اپنے آپ کو ہلاکت کی طرف لے جا رہے ہیں۔

بھائیو! خدا نے آپ کو عقل دی ہے۔ دماغ دیا ہے۔ بار بار سوچیں اور غور کریں۔ کہ کیا ہمارا مقصد وہی ہے جسے ہم نے اختیار کیا ہوا ہے یا ہم اسے کہیں پیچھے چھوڑ آئے ہیں۔ اگر وہ پیچھے رہ گیا ہے۔ تو آؤ ہم اس کی طرف واپس لوٹیں اور اسے حاصل کر کے اصل کامیابی سے ہم کنار ہوں تا کل کو ہماری آنے والی نسلیں بھی اس کے حاصل کرنے میں کامیاب ہوں۔ اور اس طرح ہم دنیا کی بگڑتی ہوئی قسمت کو سنوارنے میں کامیاب ہو جائیں۔ ہمارے سامنے گاندھی جی کا یہ نیک اصول موجود ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ میں اپنی زندگی میں جب مشکلات میں گھر جاتا ہوں یا دوران سے نکلنے کا راستہ نہیں پاتا۔ اور اپنے مقصد میں کامیابی کی شعاع مجھے نظر نہیں آتی۔ تو میں دعا اور پرارتھنا سے کام لیتا ہوں۔ اس وقت دعا میرا سہارا ہوتی ہے۔ اور میں اس کے ذریعہ اپنے مقصد کو پانے میں کامیاب ہو جاتا ہوں۔ دیکھئے بھارت واسیوں کے دلوں میں گاندھی جی کا کس قدر احترام ہے۔ اور وہ ان کے جیون کے سنہری اصولوں کو اختیار کرنا اپنے لئے کس قدر باعث فخر سمجھتے ہیں۔ دعا بھی ان کے اصولوں میں سے ایک سنہری اصول ہے جسے وہ تمام دیگر اصولوں سے مقدم اور افضل جانتے اور اس سے کام لیتے تھے۔

پیارے بھائیو آؤ اس سنہری اصول کو ہم سب اپنائیں اور اس کے ذریعہ سے ہم اپنی زندگیوں اور ملکی منصوبوں کو کامیاب و کامران بنائیں۔ اگر ہم نے اس کی طرف توجہ نہ کی تو ہمارے دیش کا بھی وہی حال ہوگا۔ جو مغربی دیشوں کا اس وقت ہمارے سامنے ہو رہا ہے۔

> ہر جائے ماندن نہ دنیا ئے رفتن

آؤ ہم سب مل کر یہ عہد کریں کہ آئندہ ہم اپنے دنیوی منصوبوں کے ساتھ روحانیت کو بھی مدنظر رکھیں گے۔ جو انسانی زندگی کا اصل نصب العین اور مطمح نظر ہے۔ پیارے بھائیو! میں آپ کو یہ عظیم الشان خوشخبری دیئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ہمارے اس تاریک زمانہ میں بھارت ورش ہی سے ایک مہاپرش نے پرمیشر کی طرف سے آکاش بانی و گیان حاصل کر کے حضرت کرشن جی مہاراج کی طرح اس ملک کے باشندوں کو بیدار کرنے اور ان کے جیونوں کو صحیح لائن پر چلانے کے لئے اور روحانی لحاظ سے ان کو ترقی کے اعلیٰ مقام پر پہنچانے کے لئے آج سے چند سال قبل آواز دی تھی اور انہوں نے بھی کامیابی کا ذریعہ روحانیت ہی کو قرار دیا ہے۔ انہوں نے بھی دعا ہی پر زور دیا ہے وہ فرماتے ہیں کہ آپ اپنے خالق و مالک کی طرف نگاہ رکھیں۔ اور زندگی کے ہر مرحلہ میں اسی کو اپنا سہارا بنائیں۔ اس کے آگے گڑگڑائیں اور گریہ و زاری کریں اس کے آگے اپنی التجائیں پیش کریں۔ اس کے سامنے زاری اور سچی تڑپ کا اظہار کریں۔ انکسار و تضرع اور عاجزی سے کام لیں۔ وہ ہر پکارنے والے کی پکار کو سنتا اور اس کا جواب دیتا ہے۔ انہوں نے دعا اور پرارتھنا کی اہمیت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔

”پہلی حرکت جو نفس کے ذریعہ سے روح میں پیدا ہوتی ہے وہ دعا ہے۔ یہ خیال مت کرو کہ ہم بھی ہر روز دعا کرتے ہیں۔ اور تمام عبادت دعا ہی ہے جو ہم کرتے ہیں۔ کیونکہ

“وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے۔ وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتا ہے۔ وہ ایک تند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے۔ ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے۔ اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔ مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں۔ تھکتے نہیں۔ کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے۔ کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں۔ کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جبکہ تم دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتا اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینہ میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے۔ اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے۔ اور تمہیں بیتاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاویگا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم حیا والا صادق۔ وفادار عاجزوں پر رحم وفادار عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے پس تم بھی وفادار بن جاؤ۔ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ تم پر رحم فرمائیگا“

پھر فرماتے ہیں

”چاہیئے کہ اسی طرح دعائیں لگا رہے جبتک کہ وہ برکت آجاوے کہ ایک الٰہی نور اس کے دل پر نازل ہو۔ اور ایک چمکتا ہوا شعلہ اس کے نفس پر گرے کہ تمام تاریکیوں کو دور کر دے اور اس کی کمزوریاں دور فرما دے۔ اور اس میں پاک تبدیلی پیدا کر دے کیونکہ دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے اگر مردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دعاؤں

سے اگر امیر رہائی پا سکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر گندے پاک ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے مگر دعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے۔“ (لیکچر سیالکوٹ)

پھر فرماتے ہیں:-

”ایک مضطرب الحال انسان جب خدا تعالیٰ کے آستانہ پر نہایت تذلل اور نیستی کے ساتھ گرتا ہے۔ اور ربی ربی کہہ کر اس کو پکارتا ہے اور دعائیں مانگتا ہے تو وہ رؤیا یا الہام صحیح کے ذریعہ سے ایک بشارت اور تسلی پا لیتا ہے۔“

جماعت احمدیہ کے موجودہ امام فرماتے ہیں:-

”غیر ممکن کو یہ ممکن میں بدل دیتی ہے
اے میرے فلسفیو زور دعا دیکھو تو“

بھائیو اس زمانہ کے ریفارمر نے بھی اس بھولی ہوئی روحانیت کا سبق دہرایا ہے۔ اسے اختیار کریں۔ اس کی آواز کو سنیں کہ اس میں آپ کی زندگی کا آب حیات ہے۔ انہوں نے آکر خدا ہی کی آواز کو آپ تک پہونچایا ہے۔ آپ اپنے پرمیشور کے آگے پرارتھنا کریں۔ اور اس سے دریافت کریں کہ آیا یہ آواز دینے والا اس کی طرف سے ہے یا نہیں۔ آپ اس سے کہیں کہ خدایا ہم نابینا ہیں ہم اپنی تحقیق میں غلطی کر سکتے ہیں۔ تو خود ہی ہماری رہنمائی فرما۔ اگر یہ شخص تیری طرف سے ہے۔ اور ہمیں تیری طرف لے جانے والا سچا رہنما ہے۔ تو تو ہمیں آنکھیں دے۔ سمجھ دے بدھی دے کہ ہم اسے پہچانیں اور اس کی آواز کو سنیں۔ اور اسے اختیار کر کے تجھ تک پہنچیں تو ہی ہماری صحیح راہنمائی کر سکتا ہے۔ اگر وہ تیری طرف سے تیرا ہی راستہ دکھانے کے لئے ہماری طرف آیا ہے تو ہمیں اسے ماننے کی توفیق عطا فرما۔ اور اپنے پاس سے طاقت دے کہ ہم اس کے بتائے ہوئے طریق کو اختیار کر کے روحانیت کے اعلیٰ مقام کو حاصل کریں اور تیرے قرب اور رضا اور خوشنودی کو پا کر ہمیشہ ہمیش کے لئے راحت کے وارث ہو جائیں۔

بھائیو اگر آپ اپنے پرمیشور سے ایسی دعا سچے دل سے کریں گے تو وہ جو سب خیر خواہوں سے زیادہ خیر خواہ ہے یقیناً آپ کی صحیح راہنمائی کرے گا۔ وہ آپ کا ہاتھ پکڑے گا۔ اور صحیح راستہ پر آپ کو ڈال دے گا۔ اور پھر ہمیشہ کے لئے آپ کو اسی صحیح راہ پر چلائے لئے جائے گا۔ اور اس طرح اس کی مدد سے آپ کو اپنی زندگی کا اصل مقصد حاصل ہو جائے گا۔

کس قدر آسان ہے یہ راستہ مگر ان کے لئے جو اس کی خواہش رکھیں۔ جو اس کے لئے اپنی سچی تڑپ کا اظہار کریں جو اس کی طرف قدم بڑھائیں۔ جو اس کے لئے پوری کوشش کریں اور کرتے ہی چلے جائیں تا آنکہ ان کو وہ گوہر مقصود حاصل ہو جائے۔ خوش قسمت ہیں وہ لوگ جن کے زمانہ میں جن سکھا پنے

بے ملک میں جن کے اپنے اندر سے یہ آواز بلند ہوئی اور ان کو اسے سننے اور ماننے اور اسے اختیار کر کے عمل کرنے کی توفیق ملے۔

پیارے بھائیو اگر آپ چاہتے ہیں ہمارا دیش بھی ترقی کرے اور سچی کامیابی اور خوشحالی اس کے حصہ میں آوے تو اس کے لئے یہی راستہ ہے۔ جو آپ کے سامنے پیش کیا گیا ہے۔ اب یہ آپ کا اختیار ہے کہ آپ اس پر چل کر انفرادی اور اجتماعی ہر لحاظ سے اپنے آپ کو اور اپنے ملک کو تباہی کے گڑھے میں گرنے سے بچا دیں۔ اور کامیابی کے صحیح راستہ پر ڈال کر منزل مقصود تک پہنچائیں۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ آپ سب صاحبان کی آنکھیں کھولے اور اپنے پاس سے آپ کو بصیرت کاملہ عطا فرماوے۔ اور آپ حضرات کے دلوں میں ہماری سچی ہمدردی کا راز کھول دے اور اس بات کا الہام کرے کہ جس امر کی طرف ہم آپ کو بلا رہے ہیں اس میں آپ کی نجات و فلاح کا راز پوشیدہ ہے۔

اخبار احمدیہ

گورداسپور ۲ فروری بمقدمہ واگذاری جائیداد صدر انجمن احمدیہ بعدالت جناب سردار جتاب سنگھ صاحب اسسٹنٹ کسٹوڈین مکرم ملک صلاح الدین صاحب ناظر امور عامہ و خارجیہ پیش ہوئے اور ان کا بیان ہوا۔ اس مقدمہ میں پہلی بار محکمہ کسٹوڈین گورداسپور کا سرکاری وکیل بھی پیش ہوا۔ آئندہ پیشی پر سرکاری وکیل کی طرف سے جرح ہو گی۔

۳ فروری مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال و مکرم صلاح الدین صاحب اور اگلے روز مکرم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ بسلسلہ اجلاس سب کمیٹی مختلف امور کی سرانجام دہی کے لئے امرتسر گئے۔

مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی کچھ عرصہ بطور ایڈیشنل ناظر دعوۃ و تبلیغ کام کریں گے آپ ابھی پوری طرح صحتیاب نہیں ہوئے۔ احباب آپ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

زائرین ماہ جنوری میں ایک سو تیس احمدی احباب زیارت قادیان کیلئے تشریف لائے۔ الحمد للہ اللّٰھم زد فزد۔ بعض کے اسماء درج ذیل ہیں:-

(۱) مکرم مولوی محمد اجمل خان صاحب شاہد و مکرم مولوی منور علی صاحب بنگالی (دونوں مبلغین بنگالی) قیام ۱۶ تا ۱۹ جنوری۔ (۲) مکرم حبیب اللہ خان صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ (خلف حضرت مولوی ذوالفقار علی خان صاحب) قیام ۲۶ تا ۳۰ جنوری (۳) مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد پروفیسر کالج مذکور ربوہ (۴) مکرم مولوی فرزند علی خان صاحب سابق ناظر بیت المال قیام ۲۹ تا ۳۱ جنوری (۵) مکرم صاحبزادہ مرزا حنیف احمد صاحب (ابن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ) جو ہمارے والیسی پر ۴ فروری کو وارد قادیان ہو کر اگلے روز ربوہ تشریف لے گئے۔

سونگھڑہ میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

گذشتہ ۳۰ و ۳۱ دسمبر ۵۵ء کو جماعت احمدیہ سونگھڑہ کی طرف سے سیرت النبی صلعم کا جلسہ زیر انتظام خدام الاحمدیہ سونگھڑہ منعقد ہوا۔ پہلے دن کے اجلاس کے صدر پنڈت شری کالندی ناتھ مستھی دید تھے۔ دوسرے دن کے اجلاس کے صدر پنڈت شری نبی چرن جہاتی جہاتی تھے۔ ہندو دوستوں کثرت سے شریک جلسہ ہوتے رہے۔

دونوں دن تلاوت قرآن مجید کے بعد اڑیہ زبان میں نظم خوانی و تقاریر ہوتی رہیں۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی دوسری فضیلتوں کے علاوہ دنیا میں صلح و شانتی کے اسلامی اصول پیش کئے گئے۔ اور اسلام کی طرف سے دیگر انبیاء کو من جانب اللہ ہونے اور خدا کی پاک تعلیم دنیا میں پھیلانے والے اور دنیا میں امن اور شانتی کی تعلیم دینے والے خدا کی پاک اور نیک بندے ہونے کا اصول بھی پیش کیا گیا جس کا اثر ہندوؤں میں اچھا پڑا۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ ان دو دنوں کے بعد تیسرے اور چوتھے دن بھی ہندوؤں نے اپنے اپنے محلوں میں ہمیں بلا کر جلسہ کرایا۔ ان جلسوں میں اسلام کی دوسری خوبیوں کے ساتھ خدا کی توحید اور احکام خداوندی کی فلاسفی بیان کی گئی۔ اس طرح سے اسلام کی اصل تصویر دیکھ کر بفضلہ تعالیٰ آہستہ آہستہ اب ہمارے حلقہ کے ہندو بھائیوں کا اسلام کے متعلق سابقہ نقطۂ خیال بدل رہا ہے۔ اور وہ اس بات کے قائل ہو رہے ہیں کہ اسلام بھی ایک پاک و عمدہ مذہب ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

ہر دو جلسوں میں مکرم مولوی سید صمصام علی صاحب و مکرم مولوی سید غلام مہدی صاحب ناصر مبلغ سلسلہ نے اڑیہ زبان میں تقریر کر کے سامعین کو محظوظ کیا۔

خاکسار سید محمود احمد مربیؔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ سونگھڑہ

ریزولیوشن

جلسہ عام جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد منعقدہ ۸ جنوری ١٩٥٦ء

اخبارات میں یہ اعلان دیکھ کر انتہائی صدمہ ہوا کہ لکھنؤ کے کسی بدبخت نے ہمارے مقدس آقا سرور کائنات رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی ہے اور اس طرح مسلمانوں کے جذبات سے کھیل کر ان کو کڑے امتحان میں ڈال دیا ہے۔ اس بدبخت نے یہ بھی نہ سوچا کہ کسی مذہب کے پیشوا کی توہین کرنا سارے مذاہب کے پیشواؤں پر حملے کے مترادف ہے۔ لہٰذا جس نے ایسی گستاخی کی ہے اسے قرار واقعی سزا دینا حکومت کا نہایت اہم فریضہ ہے۔ ورنہ ہمارے کے وقار کو ایسا صدمہ پہنچے گا جس کی کسی صورت میں تلافی نہیں ہو سکتی۔ پس یہ خصوصی جلسہ عام جماعت ہائے احمدیہ حیدرآباد و سکندرآباد اپنے انتہائی رنج و ملال کا اظہار کرتے ہوئے حکومت اترپردیش اور عالی جناب وزیر اعظم جمہوریہ ہند سے اپیل کرتا ہے کہ وہ فوری ضروری کارروائی فرمائیں تاکہ آئندہ کسی اور کو ایسی جرأت و ہمت نہ ہو۔ ہمارا ملک چین و سکون کی زندگی گذارے اور دنیا میں اس کا وقار متاثر نہ ہو۔

سیرالیون میں حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب دردؔ رضی اللہ عنہ کی یادگار میں ایک اہم جلسہ

جماعت احمدیہ بو کی جامع مسجد میں مورخہ ٦/١/٥٦ کو بعد نماز جمعہ حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب دردؔ مرحوم کی نماز جنازہ غائب ادا کی گئی جس کے بعد جماعت ہائے سیرالیون کا ایک غیر معمولی اجلاس مسجد میں منعقد ہوا جس میں مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج مبلغ سیرالیون نے حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب دردؔ مرحوم کی زندگی کے حالات بیان کئے۔ اور آپ کی خدمات جلیلہ پر تفصیلی روشنی ڈالی آخر میں آپ نے کہا کہ ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ خدا تعالےٰ ہمیں اپنے ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ سلسلہ میں ایسے بزرگ پیدا ہوتے رہیں جو ان مقدس بزرگوں کی صحیح رنگ میں قائم مقامی کرنے کے اہل ہوں۔ اور اسلام کا جھنڈا پہلے سے زیادہ شان و شوکت سے دنیا کے کونے کونے میں لہرائے آمین۔ اس کے بعد متفقہ طور پر مندرجہ ذیل ریزولیوشن پاس ہوا۔

”جماعتہائے سیرالیون کا یہ غیر معمولی اجلاس حضرت مولانا عبد الرحیم صاحب دردؔ رضی اللہ عنہ کی اچانک وفات پر دلی غم اور رنج کا اظہار کرتا ہے۔ اور حضرت مولانا مرحوم کے خاندان و پسماندگان کے ساتھ دلی ہمدردی اور قلبی تعزیت کا اظہار کرتا ہے۔ اللہ تعالےٰ درجات

بلند کرے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مراتب کا وارث بنائے ... آمین۔ خاکسار محمود احمد ... مبلغ سیرالیون

وصیتیں

وصایا اخبار میں اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کی وصیت میں کسی قسم کی کوئی غلطی ہوگئی ہو تو اس کی تصحیح کی جا سکے۔ (سیکرٹری مقبرہ بہشتی)

نمبر ۱۲۲۶۱ میں زینب بی بی بیوہ محمد اسمٰعیل قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال تقریباً پیدائشی احمدی ساکن ۹۹/آر۔ بی گھسیٹ پور ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۵/۱/۳۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ ۶ کنال اراضی جو کہ میرے نام عارضی مستقل الاٹمنٹ ہو چکی ہے موجودہ وقت میں الاٹ شدہ اراضی سے تقریباً چالیس روپے سالانہ آمد ہوتی ہے اس کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ وصیت کرتی ہوں۔ علاوہ ازیں میری کوئی جائداد نہیں ہے میرے مرنے پر اگر کوئی اسکے علاوہ جائداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی حقوق ملکیت حاصل ہونے کے بعد بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان مذکورہ چھ کنال اراضی کا حصہ ادا کر دوں گی۔ الامۃ نشان انگوٹھا زینب بی بی۔ گواہ شد رحمت اللہ موصی ۱۹۴۲/۶ ساکن چک ۶۹/ر۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور۔ گواہ شد محمد حنیف پسر حاجی محمد عبداللہ مرحوم ساکن چک ۶۹/ر۔ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور۔

نمبر ۱۲۲۵۹ میں محمد حسین ولد چوہدری عبدالرزاق قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن محمد آباد ڈاکخانہ محمد آباد ضلع تھرپارکر صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۵/۱۲/۱۵ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں اس وقت ماہوار آمد پر گذارہ ہے۔ اس وقت ماہوار آمد -/۱۲۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں یا حصہ میں ملے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی میرے مرنے کے وقت جو میری جائداد ثابت ہوگی اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ العبد محمد حسین (واقف زندگی) اکاؤنٹنٹ دفتر اسسٹنٹ ایجنٹ محمد آباد سٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد اللہ رکھا محمد آباد سٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ۔ گواہ شد برکت اللہ بقلم خود محمد آباد سٹیٹ ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ۔

نمبر ۱۲۲۵۸ میں ڈاکٹر پیر بخش ولد میاں اللہ بخش صاحب قوم سہل جٹ پیشہ ڈاکٹر عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۱ء ساکن دائرہ دین پناہ ڈاکخانہ خاص ضلع مظفر گڑھ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۵/۱۲/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے میرا گذارہ ماہوار پنشن پر ہے۔ پنشن ۸۰ روپے ماہوار ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میری وفات کے وقت کوئی جائداد ثابت ہو تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ العبد ڈاکٹر پیر بخش۔ گواہ شد عبداللطیف ٹھیکیدار ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد غلام رسول ٹھیکیدار ربوہ ضلع جھنگ۔

نمبر ۱۲۲۵۷ میں نور محمد ولد غلام محمد قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر تقریباً ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن کھلیانپور چک ۲۴۲/گ ب (حال ربوہ) ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۵/۱/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد منقولہ و غیر منقولہ نہیں ہے۔ میں اس وقت صدر انجمن احمدیہ کا ملازم ہوں صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے مجھے اس وقت -/۳۵ روپے تنخواہ اور -/۱۰ روپے مہنگائی الاؤنس کل مبلغ -/۴۵ روپے ملتے ہیں میں اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ نیز میری وفات پر جو میری جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن قادیان ہوگی آمد کی کمی بیشی کی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کے شعبہ مقبرہ بہشتی کو دیتا رہوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ جائداد میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کر کے رسید حاصل کروں تو وہ رقم میرے حصہ جائداد سے منہا کی جاوے گی۔ اس وقت میرے ذمہ مبلغ -/۵۰۰ روپیہ مہر کا واجب الادا ہے اس کو بھی جائداد سے خارج کر کے باقی جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس پر ۱/۱۰ حصہ کے حساب سے وصیت حاوی ہوگی۔ العبد نور محمد انسپکٹر دفتر جائداد صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان۔ گواہ شد عطاء اللہ قریشی کارکن صدر انجمن احمدیہ۔ گواہ شد سربلند پنشنر کارکن دفتر پراویڈنٹ فنڈ۔

نمبر ۱۲۲۵۶ میں غلام قادر بی۔ اے ولد ڈاکٹر غلام مصطفےٰ قوم جٹ رجھیٹ پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ (حال جودھامل بلڈنگ لاہور) ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۵/۱۲/۱۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں میری منقولہ و غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں ہے فی الحال مجھے والد صاحب کی طرف سے دس روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے میں تا زیست اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا کمی بیشی آمد کی اطلاع دفتر وصیت کو تحریر کرتا رہوں گا نیز میرے مرنے کے بعد جو میرا ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔ العبد غلام قادر متعلم جماعت فسٹ ایئر بی فارمیسی۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت۔ گواہ شد سید احمد شاہ بقلم خود کوٹلی مغل محلہ ضلع سیالکوٹ

نمبر ۱۲۲۵۵ میں محمد علی ولد پیرن قوم ارائیں عمر تقریباً ۷۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۵۵ء ساکن چاہ جتوالا ڈاکخانہ لودھراں ضلع ملتان صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۵/۱۲/۲۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے غیر منقولہ اراضی نہری و چاہی رقبہ ۳ کنال واقعہ چاہ جتوانا موضع لعل اہم تحصیل لودھراں ضلع ملتان جس کی قیمت فی کنال -/۷۵ روپے کل رقم -/۲۲۵ روپیہ ہے میں اس کی ۱/۱۰ حصہ وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد نشان انگوٹھا محمد علی ولد پیرن گواہ شد غلام رسول ولد محمد علی قوم ارائیں لودھراں۔ گواہ شد محمد موسےٰ ولد محمد ابراہیم قوم ارائیں سکنہ لودھراں۔

نمبر ۱۲۲۶۳ میں عبدالغفور خان ولد چوہدری بڈھے خان قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۵ شمالی ڈاکخانہ چک ۹۹ شمالی ضلع سرگودھا صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۵/۱۲/۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری منقولہ و غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں بصورت دکانداری مجھے خدا کے فضل سے -/۵۰ روپے ماہوار آمد ہوتی ہے تا زیست اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کو داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اس کے علاوہ میری جو جائداد یا میرے ترکہ کی ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ العبد عبدالغفور خان بقلم خود۔ گواہ شد محمد حسن بقلم خود سکنہ چک ۹۸ شمالی ضلع سرگودھا۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر وصایا ربوہ ضلع جھنگ۔

نمبر ۱۲۲۶۲ میں عبدالغنی ولد حکیم چراغدین قوم کھٹے پیشہ کاشتکاری عمر تقریباً ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۰ء ساکن حال چک ۶۶/۵-ای ڈاکخانہ چک ۸۹/۶-آر تحصیل و ضلع منٹگمری صوبہ پنجاب (پاکستان) بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۵/۱/۴ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ٹھیکہ پر اراضی لے کر کاشتکاری کرتا ہوں اور اس آمد سے گذارہ کرتا ہوں۔ اب تین سال سے مسلسل خسارہ رہا ہے اس لئے میں آمد کی رقم تعین نہیں کر سکتا۔ البتہ میرے گھر کا ماہوار خرچ -/۷۰ روپے ہے جس کو میں اپنی آمد تصور کرتے ہوئے اس کے دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں جس کی ادائیگی میں ششماہی مقامی جماعت کی معرفت کرتا رہوں گا اور ہر سال اپنی آمد میں کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان ربوہ کو دیتا رہوں گا اس کے بعد اگر میں کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد پیدا کروں یا میرے مرنے کے بعد میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد ثابت ہو تو اس جائداد پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد عبدالغنی بقلم خود۔ گواہ شد علی احمد بقلم خود چک ۶۶/۵-ای ضلع منٹگمری۔ گواہ شد بدرالدین عامل فرزند موصی۔

نمبر ۱۲۲۶۱ میں محمود احمد سعید ولد محمد عثمان صاحب قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۔۔ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ (دفتر وکالت تبشیر) ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۵/۱۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد منقولہ کوئی نہیں۔ میری آمد اس وقت بذریعہ ملازمت مبلغ -/۴۵ روپے گذارہ بطور واقف زندگی ملتا ہے میں تا زیست اس آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا انشاءاللہ۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمود احمد سعید واقف زندگی دفتر وکالت تبشیر ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد ملک محمد احمد کارکن وکالت تبشیر ربوہ ضلع جھنگ۔ گواہ شد حمایت شاہ انسپکٹر وصایا ربوہ ضلع جھنگ۔

نمبر ۱۲۲۶۰ میں صوفی محمد دین ولد جیون قوم بٹ پیشہ تجارت عمر ۶۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۴ء ساکن بدوملہی ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۵/۱۲/۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ تعداد روپیہ -/۲۰۰۰ تجارت میں ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت مبلغ -/۴۵ روپے ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کرتا ہوں کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی اور اگر میں کوئی روپیہ اپنی جائداد کے قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کی مد میں کر دوں تو اس قدر روپیہ اسکی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔ العبد محمد الدین موصی۔ گواہ شد اللہ رکھا ولد محمد عبداللہ انصاری سکنہ دہر گک میانہ ڈاکخانہ خاص تحصیل نارووال ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد صوفی علی محمد صحابی انسپکٹر وصایا آنریری سکنہ گکھڑانوالی ضلع سیالکوٹ۔

نمبر ۱۲۲۶۵ حلیمہ بی بی زوجہ چوہدری قادر بخش قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۹۸ رتن ڈاکخانہ چک ۸۴/ڈی۔بی سر شمیر روڈ ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵۵/۱/۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری حسب ذیل جائداد ہے جس کی میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں حق مہر -/۳۲ روپے اور نقد یکصد روپیہ کل -/۱۳۲ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں اگر میرے مرنے کے بعد کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان وصول کرنے کی حقدار ہوگی۔ الامۃ نشان انگوٹھا حلیمہ بی بی۔ گواہ شد محمد ابراہیم انسپکٹر دفتر وصیت ربوہ۔ گواہ شد اقبال احمد ۔۔۔ دفتر حفاظت مرکز ربوہ۔

گوشوارہ وصولی چندہ لجنات اماء اللہ بھارت

بابت ماہ مئی تا دسمبر ۱۹۵۵ء

تمام لجنات کی طرف سے جو ماہانہ چندہ لجنہ اماء اللہ موصول ہوتا ہے ماہ مئی تا دسمبر کا گوشوارہ درج ذیل ہے۔ جن لجنات کی طرف سے چندہ نہیں آتا براہ مہربانی وہ اس طرف توجہ دیں اور تمام ممبرات سے چندہ وصول کرکے ۱/۴ حصہ اپنے لوکل اخراجات کے لئے رکھ کر باقی ۳/۴ حصہ امانت لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کے لئے ماہوار یا سہ ماہی باقاعدگی سے بھجوایا کریں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان)

لجنہ اماء اللہ بنگلور ماہ مئی ۔/۴۲ روپے
" " قادیان ماہ جون ۔/۱۵ "
" " " ماہ جولائی ۔/۲۲ "
" " چینتہ کنٹہ " ۔/۶ "
" " قادیان ماہ اگست ۔/۱۶ "
" " سکندرآباد دکن ماہ ستمبر ۔/۴/۲۰
" " بھاگلپور " ۔/۳
" " قادیان " ۔/۳/۱۱
" " حیدرآباد دکن " ۔/۵/۶
بنگلور ماہ اکتوبر ۔/۱۰/۱
" " حیدرآباد دکن " ۔/۲/۴
" " " " ۔/۵/۴

لجنہ اماء اللہ بھاگلپور ماہ اکتوبر ۔/۴ روپے
" " قادیان " ۔/۱۲ "
" " " ماہ نومبر ۶/۴/۱۴ "
" " چینتہ کنٹہ " ۔/۱۳ "
" " کوسمبی " ۔/۸/۳ "
" " بنارس " ۔/۱۴ "
" " یادگیر " ۔/۲۰ "
" حیدرآباد دکن ماہ دسمبر ۔/۱۱/۶ "
" " قادیان " ۳/۹/۱۰ "
" " بنارس " ۔/۴ "
" " راٹھ " ۔/۲/۳ "
میزان کل ۔/۱۴/۲۷۴

نظارت ہذا کی تحریک پر

اخبار بدر کے نئے خریدار

مہیا کرنے کی قابل تقلید مثال

نظارت ہذا نے تمام جماعتہائے احمدیہ اور بعض افراد کے نام یہ تحریک بھجوائی تھی کہ مرکز قادیان سے شائع ہونے والے ہفتہ وار بدر کی اشاعت میں توسیع کیلئے کوشش کی جائے۔ الحمد للہ کہ بہت سے احباب اور جماعتوں نے فرض شناسی کا ثبوت دیتے ہوئے اس تحریک پر لبیک کہا ہے جس کے نتیجہ میں اسی کے قریب نئے خریدار مہیا ہو گئے ہیں نظارت ہذا ایسے تمام معاونین افراد اور جماعتوں کا شکریہ ادا کرتی ہے اور جن جماعتوں اور افراد نے ابھی تک اسکے لئے کوشش نہیں کی ان کی خدمت میں درخواست کرتی ہے کہ وہ اپنا تعاون کا ہاتھ بڑھاکر بدر کی اشاعت کو وسعت دیں تاکہ اسے ہفتہ وار سے سہ روزہ اور پھر روزانہ کیا جا سکے۔

اس سلسلہ میں مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل وکیل یادگیر خاص طور پر شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے انتھک کوشش کرکے اٹھارہ نئے خریدار مہیا فرمائے ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

رسالہ اصحاب احمدؓ

اس دفعہ ماہ جنوری کی بجائے ماہ مارچ میں رسالہ اصحاب احمد کے دو شمارے اکٹھے شائع ہوں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ احباب مطلع رہیں۔ اور جن خریداروں کو ۱۵ر اپریل تک بھی رسالہ نہ ملے وہ اطلاع دیں تا دوبارہ بھجوایا جا سکے۔

(مینیجر اصحاب احمد قادیان)

جلسہ حضرت مصلح موعود

۲۰ر فروری کا وہ مبارک دن ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کی ولادت کی پیشگوئی فرمائی اس دن جماعتیں اپنے ہاں جلسہ کرکے اس پیشگوئی کی تفاصیل بیان کریں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ انہیں یہ مبارک زمانہ نصیب ہوا اور نہایت تضرع سے دعائیں کریں کہ اس مبارک وجود کا سایہ تا دیر ہمارے سروں پر قائم رہے اور ان کو صحت و سلامتی عطا ہو اور اسلام ان کے دور میں دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے۔

ناظر دعوت و تبلیغ

ضرورت ہے!

قادیان میں خدمت سلسلہ کے لئے ایک گریجوایٹ احمدی نوجوان کی خدمات کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹس و سابقہ تجربہ و ضمانت صحت مقامی جماعت کے صدر یا امیر کی تصدیق کے ساتھ ۱۵ مارچ ۵۶ء سے قبل بھجوا دیں۔ درخواست میں اس امر کی وضاحت کر دی جائے کہ وہ کم از کم ... سال کے لئے بطور درویش قادیان آ سکیں گے۔ (ناظر اعلیٰ قادیان)

اعلان برائے توجہ امراء و صدر صاحبان

جملہ امراء و صدر صاحبان اپنی اپنی جماعت کے عہدیداران کے نئے انتخابات فروری کے نصف تک کروا کے بھجوا دیں تاکہ جلد منظوری دی جا سکے۔ مبلغین حضرات بھی تکمیل انتخابات میں تعاون فرماویں۔

(ناظر اعلیٰ قادیان)

جنوبی ہند مشن کے لئے عطیہ۔ اور درخواست دعا

مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل یادگیر نے اطلاع دی ہے کہ مکرم سیٹھ رشید احمد صاحب احمدی رشید بیڑی فیکٹری حیدرآباد دکن نے بعض ٹریکٹوں کی اشاعت کے لئے مبلغ دو صد روپیہ نقد کا عطیہ عنایت فرمایا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

احباب سے درخواست ہے کہ ان کے لئے دعا فرمائی جائے کہ اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص اور مال میں ترقی دے۔ ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

اعلان نکاح

وی محمد صاحب کا نکاح وی پی فہمیدہ بنت کے حمزہ صاحب کے ساتھ اڑھائی سو روپیہ مہر پر ۸ر جنوری ۱۹۵۶ء کو مکرم مولوی پی عبد اللہ صاحب فاضل نے پڑھایا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے موجب برکات بنائے۔ آمین۔ (کے عبد اللہ سیکرٹری انجمن احمدیہ کوڈالی ملابار)